خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

PAYAM-E-HAYA

ای میگزین

پیام حیاء

شمارہ نمبر
48

شعبان المعظم 1445ھ
FEBRUARY 2025

رمضان پھر آیا
١٤٤٦

شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن

2025

مضامین	صفحہ نمبر
قرآن وحدیث	3
نعت (خالد محمود خالد)	4
رمضان پھر آیا (حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)	5
رمضان میں رحلت فرمانے والی عظیم ہستیاں (فاطمہ سعید الرحمن)	7
شادی کے بعد کی حقیقت (ابو محمد)	11
منقبت خدیجہؓ (مصعب شاہین)	12
ہلال رمضان ٹرانسمیشن (ام حسن)	13
رمضان الکریم (عزرا خالد)	17
استقبال رمضان کے لئے سنہری ہدایات (حکیم شاکر فاروق)	19
خواتین کے مسائل (دار الافتاء الاخلاص)	21
رمضان الکریم کی فضیلت خطبہ نبوی ﷺ کی روشنی میں (خولہ اسماعیل)	23
رمضان اور خواتین (حفصہ سلطان)	25
رمضان محبت اور برکت کا مہینہ (اہلیہ عبد المجید)	26
عید کا جوڑا (سیمار ضوان)	28
وظائف کارنر (زینب نعیم)	29
اقوالِ عمرؓ (عتیقہ ریاض)	29
پکوان (عائشہ صدیقہ)	30

Published at

www.Darsequran.com

پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلی: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
نائب مدیر: مفتی عبد الرحمن سعید
ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن
معاونات: سیمار ضوان۔ ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

کلامِ الٰہی

اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ، جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر، تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ، چند روز ہیں گنتی کے۔

(البقرۃ:۱۸۳، ۱۸۴)

کلامِ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں بجائے ابوابِ جنت کے ابوابِ رحمت کھول دیئے جانے کا ذکر ہے۔“

(متفق علیہ، بحوالہ مشکوٰۃ، کتاب الصوم، ص:۱۷۳)

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالد محمود خالد

چلو دیارِ نبی ﷺ کی جانب درود لب پر سجا سجا کر
بہاریں لوٹیں گے ہم کرم کی دلوں میں دامن بنا بنا کر

نہ ان کے جیسا سخی ہے کوئی نہ ان کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر

ہماری ساری ضرورتوں پر کفالتوں کی نظر ہے ان کی
وہ جھولیاں بھر رہے ہیں سب کی کرم کے موتی لٹا لٹا کر

وہ راہیں اب تک سجی ہوئی ہیں دلوں کا کعبہ بنی ہوئی ہے
جہاں جہاں سے حضور ﷺ گزرے ہیں نقش اپنا جما جما کر

ہے ان کو امت سے پیار کتنا کرم ہے رحمت شعار کتنا
ہمارے جرموں کو دھو رہے ہیں حضور ﷺ آنسو بہا بہا کر

میں ایسا عاصی ہوں جس کی جھولی میں کوئی حسن عمل نہیں ہے
مگر وہ احسان کر رہے ہیں خطائیں میری چھپا چھپا کر

یہی اثاثہ عمل ہے میری اسی سے بگڑی بنی ہے میری
سمیٹتا ہوں کرم خدا کا ، نبی ﷺ کی نعتیں سنا سنا کر

اگر مقدر نے یاوری کی اگر مدینے گیا میں خالد
قدم قدم خاک اس گلی کی چوم لوں گا اٹھا اٹھا کر

رمضان پھر آیا ۱۴۴٦

مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

ایک بار پھر نیکیوں کا موسمِ بہار آیا۔ سچے مسلمان بصد اشتیاق اس کے منتظر تھے۔ سوچ رہے ہیں کہ دیکھئے اس سال رمضان کیسا گزرے گا۔ کب ماہِ رمضان کی برکتیں سایہ فگن ہو کر حقیقی سکون سے آشنا کریں گی۔ ہاں رمضان آچکا ہے۔ الحمدللہ اس کی برکتوں کا کیا کہنا! شروع سے آخر تک برکت ہی برکت، رحمت ہی رحمت۔ سبحان اللہ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے منقول حدیث تو سب ہی نے سنی ہوگی۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی نہایت قابل توجہ ہے۔ وہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہشت ایک سال سے آنے والے سال تک رمضان کے آنے پر زینت کرتی ہے پس جس وقت رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو عرش کے نیچے حور عین پر جنت کے پتوں سے ہوا چلتی ہے پھر یہ حوریں کہتی ہیں اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے لیے خاوند مقرر کر، جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ (روی البیہقی)

اور یہ دیکھئے خادم بارگاہِ رسالت حضرت انس رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم ہو گیا گویا ساری ہی خیر سے محروم ہو گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے۔ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کا بڑا اہتمام ہونا چاہیے۔ ان سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ اور قرآن بندے کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے رب میں نے اسے کھانے پینے اور خواہشات کی چیزوں

سے منع کیا دن میں۔ پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایا اور قرآن کہے گا میں نے اپنے رات کے وقت نیند سے روکا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ پس دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

یہ حدیث بھی بہت مشہور ہے کہ جس شخص نے رمضان میں ایمان و ثواب کی امید سے عبادت کی اس کے تمام اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۳)

پس ان سعادتوں اور بشارتوں کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ہم نہایت مسرت اور شادمانی کے ساتھ رمضان کا استقبال کریں، اسلامی فریضے کو ادا کرنے کا عزم مصمم کریں، ایک روزہ بھی نہ چھوڑیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص (قصداً) بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزے کو افطار کردے، غیر رمضان کے روزے چاہے تمام سال کے روزے رکھے، اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔ (رواہ احمد والترمذی)

یہ بھی تو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ شخص (رحمت سے) دور ہوا جس نے رمضان کو پایا مگر اپنی مغفرت نہ کرائی۔ (صحیح بخاری فی بر الوالدین، ترمذی، بیہقی)

درحقیقت روزے اور رمضان کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان گناہوں سے پاک صاف ہو جائے، متقی بن جائے، اس کی زندگی اسلام کے سانچے میں پوری طرح ڈھل جائے۔

حضرت مولانا سید یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ”روزہ دار کو طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات پورا کرنے سے بالکل روک دیا گیا ہے۔ رات میں تراویح، قیام لیل، شب بیداری کے ذریعہ نیند پر کنٹرول کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ تلاوت کلام اللہ کی تدبیر کی گئی ہے۔ رمضان کے عشرہ اخیرہ میں اعتکاف کو مسنون قرار دے کر لوگوں سے کم ملنے جلنے اور بلا ضرورت میل جول نہ کرنے کی عادت پیدا کرنے کی تدبیر کی گئی ہے۔ پورے ایک ماہ یہ ریاضت کرانے کا مقصد یہ ہی ہے کہ یہ خصلتیں مستقل عادات و اخلاق بن جائیں، چنانچہ پورے تیس دن سحری کا حکم دے کر سحر خیزی کی عادت ڈالی جاتی ہے اور پورے ایک ماہ تراویح کا حکم دے کر شب میں کثرت سے نفلیں پڑھنے کی عادت ڈالنا مطلوب ہے۔ یہی روزہ کے مقاصد ہیں۔“

اللہ کرے کہ ہم اس بار رمضان کو اس کی حقیقی روح کے مطابق گزاریں، اس کے مقصد کو حاصل کریں، اپنی مغفرت کرالیں۔ آئے کچھ ہمت کرلیں۔ دل گھبراتا ہو تو اللہ ہی سے ہمت اور حوصلہ مانگ لیں۔ کیا پتہ یہ رمضان زندگی کا آخری رمضان ہو۔ آمین ثم آمین۔

رمضان الکریم میں رحلت فرمانے والی عظیم ہستیاں

فاطمہ سعید الرحمن

فاطمہ بنت محمد ﷺ کی تاریخ پیدائش 20 جمادی الثانی بعثت کے پانچویں سال 615ء کو بروز جمعہ صبح صادق کے وقت مکہ میں پیدا ہوئیں۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی ابتدائی تربیت خود رسول اللہ ﷺ اور حضرت خدیجہؓ نے کی۔ بچپن میں ہی ان کی والدہ حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو گیا۔ انھوں نے اسلام کا ابتدائی زمانہ دیکھا اور وہ تمام تنگی برداشت کی جو رسول اللہ ﷺ نے ابتدائی زمانہ میں قریش کے ہاتھوں برداشت کی۔ ایک دفعہ حضرت محمد ﷺ کعبہ میں حالتِ سجدہ میں تھے جب ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے ان پر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی۔ حضرت فاطمہؓ کو خبر ملی تو آپ نے آکر ان کی کمر پانی سے دھوئی حالانکہ آپ اس وقت کم سن تھیں۔ اس وقت آپ روتی تھیں تو حضرت محمد ﷺ ان کو کہتے جاتے تھے کہ اے جانِ پدر رو نہیں اللہ تیرے باپ کی مدد کرے گا۔

ان کے بچپن ہی میں ہجرتِ مدینہ کا واقعہ ہوا۔ ربیع الاول میں ۱۰ بعثت کو ہجرت ہوئی۔ مدینہ پہنچ کر حضرت محمد ﷺ نے زید بن حارثہ اور ابو رافع کو ۵۰۰ درہم اور اونٹ دے کر مکہ سے حضرت فاطمہؓ، حضرت فاطمہ بنت اسد، حضرت سودہ اور حضرت عائشہؓ کو بلوایا چنانچہ وہ کچھ دن بعد مدینہ پہنچ گئیں۔ 2 ہجری تک آپ حضرت فاطمہ بنت اسد کی زیرِ تربیت رہیں۔ 2ھ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہؓ سے عقد کیا تو حضرت فاطمہؓ کو ان کی تربیت میں دے دیا۔

حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا: کہ حضرت فاطمہؓ کو میرے سپرد کیا گیا۔ میں نے انھیں ادب سکھانا چاہا مگر خدا کی قسم فاطمہؓ تو مجھ سے زیادہ مؤدب تھیں اور تمام باتیں مجھ سے بہتر جانتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت فاطمہؓ جو ابھی کم سن تھیں تشریف لائیں۔ بھوک کی شدت سے ان کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے دیکھا تو کہا کہ بیٹی ادھر آؤ۔ جب آپ قریب آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: کہ اے بھوکوں کو سیر کرنے والے پروردگار، اے پستی کو بلندی عطا کرنے والے، فاطمہ کے بھوک کی شدت کو ختم

فرمادے۔اس دعا کے بعد حضرت فاطمہؓ کے چہرے کی زردی مبدل بسرخی ہو گئی، چہرے پر خون دوڑنے لگا اور آپؓ ہشاش بشاش نظر آنے لگیں۔خود حضرت فاطمہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد مجھے پھر کبھی بھوک کی شدت نے پریشان نہیں کیا۔

حضرت علیؓ و فاطمہؓ کی شادی یکم ذی الحجہ ۲ھ کو ہوئی۔اللہ نے آپ کو دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔دو بیٹے حضرت حسن بن علیؓ اور حضرت حسین بن علیؓ اور بیٹیاں زینب بنت علیؓ وام کلثوم بنت علیؓ تھیں۔ان کے دونوں بیٹوں کو رسول اللہ ﷺ اپنا بیٹا کہتے تھے اور بہت پیار کرتے تھے۔اور فرمایا تھا کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ان کے نام بھی حضرت محمد ﷺ نے خود رکھے تھے۔

آپؓ کی وفات بروز منگل ۳ر مضان المبارک گیارہ ہجری میں ہوئی۔جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے اسماء بنت عمیس (زوجہ ابو بکر صدیق) کو وصیت کی کہ وہ انھیں غسل دیں۔آپ کی نماز جنازہ آپ کے خاوند علیؓ نے پڑھائی آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں جہاں پر ایک روضہ بھی بنا ہوا تھا۔------------------------------

خدیجہ بنت خویلد نام،ام ہند کنیت، طاہرہ لقب، خدیجہؓ کی دولت وثروت اور شریفانہ اخلاق نے تمام قریش کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا اور ہر شخص ان سے نکاح کا خواہاں تھا لیکن کارکنان قضاو قدر کی نگاہ انتخاب کسی اور پر پڑ چکی تھی، محمد ﷺ مال تجارت لے کر شام سے واپس آئے تو خدیجہؓ نے شادی کا پیغام بھیجا۔نفیسہ بنت مینہ (یعلی بن امیہ کی ہمشیرہ) اس خدمت پر مقرر ہوئی، آپ ﷺ نے منظور فرمایا۔

نکاح کے پندرہ برس کے بعد جب محمد ﷺ پیغمبر ہوئے اور فرائض نبوت کو ادا کرنا چاہا تو سب سے پہلے خدیجہؓ کو یہ پیغام سنایا وہ سننے سے پہلے مومن تھیں، کیونکہ ان سے زیادہ آپ ﷺ کے صدق دعویٰ کا کوئی شخص فیصلہ نہیں کر سکتا تھا ام المومنین طاہرہ کی عظمت و فضیلت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ محمد ﷺ نے جب فرض نبوت ادا کرنا چاہا تو فضائے عالم سے ایک آواز بھی آپ کی تائید میں نہ اٹھی، کوہ حرا، وادی عرفات، جبل فاران غرض تمام جزیرۃ العرب آپ کی آواز پر پیکر تصویر بنا ہوا تھا، لیکن اس عالمگیر خاموشی میں صرف ایک آواز تھی جو فضائے مکہ میں تموج پیدا کر رہی تھی، یہ آواز حضرت خدیجہؓ طاہرہ کے قلب سے بلند ہوئی تھی، جو اس ظلمت کدہ کفر وضلالت میں نور الٰہی کا دوسرا تجلی گاہ تھا۔محمد ﷺ

کو بھی خدیجہؓ سے بے پناہ محبت تھی آپ نے ان کی زندگی تک دوسری شادی نہیں کی، پچیس سال مشترکہ زندگی گزاری۔

ام المومنین خدیجہؓ نکاح کے بعد ربع صدی آپ ﷺ کی اکلوتی شریک حیات رہیں۔ شادی کے بعد 25 برس تک زندہ رہیں اور ۱۰ رمضان المبارک سنہ 10 نبوی (ہجرت سے تین سال قبل) انتقال کیا، اس وقت ان کی عمر 64 سال 6 ماہ کی تھی، چنانچہ نماز جنازہ اس وقت تک مشروع نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے ان کا جسد مبارک اسی طرح دفن کر دیا گیا۔ محمد ﷺ خود ان کی قبر میں اترے اور اپنی سب سے بڑی غمگسار کو داعی اجل کے سپرد کیا، خدیجہؓ کی قبر حجون قبرستان میں ہے۔ اور زیارت گاہ خلائق ہے۔

محمد ﷺ سے چھ اولادیں پیدا ہوئیں، دو صاحبزادے جو بچپن میں انتقال کر گئے اور چار صاحبزادیاں۔

ازواج مطہرات میں خدیجہؓ کو بعض خاص خصوصیتیں حاصل ہیں۔

وہ محمد ﷺ کی پہلی بیوی ہیں، وہ جب عقد نکاح میں آئیں تو ان کی عمر چالیس برس کے قریب تھی، لیکن محمد ﷺ نے ان کی زندگی میں دوسری شادی نہیں کی۔

سب سے لمبی ازدواجی زندگی آپ ﷺ کے ساتھ گزاری۔ جو ربع صدی یعنی 25 سال آپ اکلوتی زوجہ رہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا شباب کا زمانہ انہی کے ساتھ رہا۔ یعنی پچاس سال کی عمر مبارک تک صرف ان کے ساتھ رہے۔

آپؓ پہلی مسلمہ ہیں۔ یعنی ساری دنیا میں سب سے پہلی کلمہ گو ہیں۔

آپؓ اسلام کے اعلان سے پہلے نماز گزار تھیں۔ اور ہر مسلمان سے پہلے آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتی رہیں۔

ابراہیم بن محمد کے سوا محمد ﷺ کی تمام اولاد انہی سے پیدا ہوئی۔-------------------

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بنت ابو بکرؓ قریش کے خاندان بنو تیم سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ بعثتِ نبویؐ کے چار سال بعد ماہ شوال میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد، نبی کریم ﷺ کے جاں نثار رفیق، افضل البشر بعد الانبیاء، خلیفۃ الرسولؐ سیّدنا ابو بکر صدیقؓ اور والدہ سیّدہ زینب ام رومان تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ آقائے دوجہاں، سیّد المرسلین، امام الانبیاء رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ازواج مطہراتؓ میں اپنے حسنِ اخلاق اور علم و فضل کے سبب خاص فضیلت اور منفرد مقام رکھتی ہیں۔

خلیفۂ اول، سیّدنا صدیق اکبرؓ کا درِ اقدس وہ سعادت مند کاشانہ تھا، جہاں خورشید اسلام کی شعاعیں سب سے پہلے ضوفگن ہوئیں، اسی بِناء پر سیّدہ عائشہ صدیقہؓ کا شمار اُن برگزیدہ ہستیوں میں ہوتا ہے، جن کے کانوں نے کبھی کفر و شرک کی آواز نہیں سُنی۔ خود حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جیسے ہی میں نے ہوش سنبھال کر والد کو دیکھا، انہیں مسلمان پایا۔

حضرت عائشہؓ نہایت ذہین، بے حد فیاض، قوتِ حافظہ میں لاجواب، نہایت شیریں کلام اور فصیح اللسان تھیں۔ قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، غرض کتاب و سنّت کے جملہ علوم و مسائل میں آپؓ کے گہرے شغف، معیارِ فکر و نظر، اور بلند علمی مقام کے اعتبار سے اربابِ سیرت نے اُم المومنین حضرت عائشہؓ کو جلیل القدر عالمہ و فاضلہ خاتون کے مرتبے پر فائز کیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کو حضرت عائشہؓ سے نکاح کی بشارت خواب میں ہو چکی تھی۔ چناں چہ شوال تین قبل ہجرت، مارچ 619ء، 10 نبویؐ میں 500 درہم مہر کے عوض آپ ﷺ کا نکاح حضرت عائشہؓ سے ہوا۔ رخصتی چار برس بعد شوال ہی کے مہینے مطابق ایک ہجری/اپریل 623ء میں ہوئی۔ شوال ایک ہجری سے یہ مبارک دور شروع ہوا اور 12 ربیع الاول سن 11 ہجری آپ ﷺ کے وصال تک محیط رہا۔ نبی کریم ﷺ اور حضرت عائشہؓ کی یہ پُر خلوص رفاقت زندگی کے عمومی مقاصد اور اساسِ دین کی تعمیر میں بہت اہمیت کی حامل اور ملت اسلامیہ کے لیے مثالی زندگی کا نہایت اعلیٰ دستور العمل ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ مکارم اخلاق کی پیکر تھیں۔ آپ کی مبارک زندگی عفت و حیا، علمی کمال، اور فراست و فقاہت کے محاسن سے مزین تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ مزاج شناسِ رسول ﷺ تھیں۔ انہیں آپ ﷺ سے والہانہ محبت تھی۔ غرض آپ میں وہ تمام خوبیاں تھیں، جو ایک مثالی بیوی میں ہونی چاہییں۔ آپ کو بلند سیرت، علمی فضیلت اور فضائل و مناقب کی نسبت سے خواتینِ اسلام میں نہایت بلند اور منفرد مقام حاصل ہے۔

قرآن کریم کی پہلی حافظہ کا اعزاز ہونے کے ساتھ ساتھ جمع قرآن کے سلسلے میں بھی فوقیت حاصل ہے۔ محدثین میں بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کا علمی مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔ بعض مورخین کا قول ہے کہ احکام شرعیہ کا ایک چوتھائی حصّہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منقول ہے۔

وصالِ نبویؐ کے بعد تقریباً 48 سال تک حیات رہیں اور یوں نصف صدی تک روز و شب عالم اسلام کو انوار الٰہی اور اسوۂ حسنہ سے منور کرنے کے بعد یہ محسنۂ اُمت اور خورشیدِ تاباں 17 رمضان المبارک 58 ہجری، 13 جون 678ء کو اپنے رب کے حضور پہنچ گئیں۔ نماز جنازہ میں صحابہؓ کی اتنی بڑی تعداد تھی، جو اس سے پہلے رات کے وقت کبھی نہ دیکھی گئی۔ نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہؓ نے پڑھائی، آپ کے بھتیجوں اور بھانجوں نے لحد میں اتارا اور حسبِ وصیت جنّت البقیع میں محوِ استراحت ہوئیں۔

شادی ایک ایسا میٹھا جال ہے جس میں جو پھنستا ہے، وہ باقیوں کو بھی پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں جب کنوارا تھا، تو شادی شدہ دوستوں کو دیکھ کر سوچتا تھا کہ یہ ہر وقت پریشان کیوں رہتے ہیں؟ مگر جیسے ہی میں نے شادی کی، حقیقت کسی بجلی کے جھٹکے کی طرح مجھ پر آشکار ہوئی۔

شادی کے بعد کی حقیقت

ابو محمد

مزاحیہ تحریر

شادی کے بعد جب پہلی صبح آنکھ کھلی، تو ایک عجیب سا ماحول تھا۔ پہلے امی پیار سے جگایا کرتی تھیں، اور اب بیوی کی نظریں جگا رہی تھیں، جو اشاروں میں کہہ رہی تھیں، "اٹھو، ناشتہ بھی بنانا ہے!"

میں حیران ہوا، "یہ کیسا نیا نظام ہے؟ ناشتہ تو ہمیشہ کوئی اور بناتا تھا!" لیکن شادی کے بعد پتا چلا کہ گھر کے اصول بھی ساتھ ہی بدل جاتے ہیں۔ میں جیسے ہی اُٹھا، بیوی بولی، "کچن میں چائے بنا دو، دیکھو محبت کیسے بڑھے گی!"

میں نے ہچکچاتے ہوئے چائے بنائی، مگر جیسے ہی اسے چکھا، خود کو فوراً بیمار محسوس کرنے لگا۔ پھر مجھے یاد آیا، یہ چائے میری اپنی ہی بنائی ہوئی تھی!

شادی کے بعد ایک اور بڑا امتحان رشتہ دار ہوتے ہیں۔ جو لوگ پہلے عید پر بھی مشکل سے نظر آتے تھے، اب روزانہ چائے پینے آ رہے تھے۔

"بہو نے کھانے میں کیا بنایا؟" "شادی کے بعد کیسا لگ رہا ہے؟" "بیوی سے مار تو نہیں کھاتے؟"

یہ وہ سوالات تھے جو ہر مہمان کے ساتھ مفت آتے تھے۔ مجھے تو ایسا لگنے لگا تھا کہ شادی کے بعد زندگی کم اور انٹرویو زیادہ ہو گیا ہے۔

شادی سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ میں ایک سیانا آدمی ہوں، لیکن جیسے ہی بیوی کے ساتھ پہلی بار مارکیٹ گیا، مجھے اپنی غلط فہمی کا اندازہ ہوا۔

"یہ سوٹ اچھا ہے، مگر وہ دوسرا بھی دیکھنا ہے!" "یہ جوتے خوبصورت ہیں، لیکن پانچ اور دکانوں سے موازنہ کر لیں!"

میں جب تک ایک چیز کو پسند کرتا، تب تک بیوی دس نئی چیزیں نکال لیتی۔ تین گھنٹے بعد جب میں نے آدھی جان چھوڑ دی، تو بیوی بولی، "چلو، آج کچھ نہیں لینا، بس دیکھنے آئے تھے!"

اس دن مجھے احساس ہوا کہ اصل شادی کا امتحان نکاح کے بعد نہیں، بلکہ بازار میں ہوتا ہے!

سسرال ایک الگ ہی دنیا ہوتی ہے، جہاں دُلہا وہ مخلوق ہوتا ہے جسے ہمیشہ خوش رکھنا ہوتا ہے، لیکن وہ خوش تب ہوتا ہے جب اسے زیادہ بولنے کی اجازت ہو، جو کہ ملتی نہیں!

''بیٹا، ہماری بیٹی کا خیال رکھنا!" "بیٹا، کھانے کے بعد برتن دھونے میں مدد کرنا!"

میں مسکرانے کی کوشش کرتا، لیکن اندر سے دل کر رہا ہوتا کہ سسرال میں بھی ایک "ریٹرن پالیسی" ہونی چاہیے!

اب کچھ مہینے گزر چکے ہیں، اور میں حقیقت قبول کر چکا ہوں کہ شادی کے بعد آزادی ایک یاد بن جاتی ہے، جیب ہلکی اور ذمہ داریاں بھاری ہو جاتی ہیں، اور سب سے بڑی بات... ہر بات پر یہی سننا پڑتا ہے، "آپ پہلے جیسے نہیں رہے!" لیکن ایک چیز سچ ہے، شادی زندگی میں ایک نیا رنگ ضرور بھر دیتی ہے۔ یہ ایک ایسا تجربہ ہے جو کسی کو بھی "لائف ٹائم گارنٹی" کے ساتھ یاد رہتا ہے!

(مصعب شاہین)

باحیا حضرت خدیجہؓ، باصفا حضرت خدیجہؓ
عورتوں کی بہترین ہیں رہنما حضرت خدیجہؓ

زندگی بھر کی انہوں نے غم گساری شاہِ دیں کی
بالیقین و بالیقیں ہیں باوفا حضرت خدیجہؓ

ملکہِ اول بنیں وہؓ بادشاہِ دو جہاں ﷺ کی
ہیں خوشا قسمت، عظیم المرتبہ حضرت خدیجہؓ

کلمہء حق کو کیا تسلیم کس نے سب سے پہلے؟
جانتے ہیں سب کہ وہ ہیں سیدہ حضرت خدیجہؓ

ام کلثومؓ و رقیہؓ، فاطمہ زہراؓ و زینبؓ
قاسمؓ و عبداللہؓ کی ہیں والدہ حضرت خدیجہؓ

باوقار و عالی شاں، عالی نسب اماں ہیں میری
متقی و پارسا و راشدہ حضرت خدیجہؓ

ھلال رمضان

اس پورے رمضان پاکستان اور دنیا کے کئی ممالک سے معروف اور مستند اسکالرز کو

ایک ساتھ دیکھیں، صرف اور صرف "درس قران ڈاٹ کام" پر۔

رمضان المبارک میں ہلال رمضان شب 9 بجکر 30 منٹ پر

سوشل میڈیا پر سب سے قدیم اور سب سے ریلا نیبل برانڈ

www.darsquran.com

مفتی محمد زبیر اشرف عثمانی (کراچی)	مفتی محمد زبیر (کراچی)	مولانا ڈاکٹر ذیشان احمد (کراچی)	مفتی ارشاد احمد اعجاز (کراچی)
مفتی محمد (کراچی)	مفتی زبیر احمد صدیقی (شجاع آباد)	علامہ ابتسام الٰہی ظہیر (لاہور)	مفتی ابو محمد (کراچی)
مولانا منظور یوسف (کراچی)	مولانا حافظ محمد ابراہیم نقشبندی (لاہور)	ڈاکٹر محمد ریاض (اسلام آباد)	مولانا تنویر صدیقی (پرتگال)
مولانا محمد اکرم (یوکے)	مفتی مصطفیٰ عزیز (فیصل آباد)	مولانا تنویر صدیقی (کراچی)	قاری اکبر مالکی (کراچی)
مفتی محمد ارشد (ہانگ کانگ)	قاضی مفتی ابوبکر صدیقی (کھٹمنڈو نیپال)	مفتی شاہد عبید (لاہور)	مولانا حافظ نصر اللہ (کراچی)
مفتی عبدالرحمن مدنی (کراچی)	مولانا قاضی جواد الرحمن (رحیم یار خان)	مولانا قاسم امیر (کراچی)	عامر عثمانی (کراچی)
مولانا فتح خان (راولپنڈی)	مولانا قاری علیم الدین شاکر (لاہور)	مفتی سفیان بلند (کراچی)	مفتی عبدالوہاب (یوکے)
حافظ ابوبکر بیروی (کراچی)	مولانا ایاز شاہ (نیویارک)	مولانا سجاد قاسمی (کراچی)	مولانا انور غازی (کراچی)
مولانا محمد مظہر شاہ (وزیر اطلاعات، آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر)	مولانا فضل سبحان (کراچی)	سید مظفر اعجاز (جسارت، کراچی)	مفتی محمد شعیب (ہانگ کانگ)
مولانا طاہر ریاض (فیصل آباد)	مفتی شفیع الرحمن (قطر)	مولانا محمد زکریا اقبال (کراچی)	مولانا امام عطاء اللہ خان (یوکے)
مولانا عثمان اکبر (کراچی)	مفتی افضال الحق کلیانوی (کراچی)	مولانا عمران بشیر (کراچی)	مفتی محمد طیب الأزہری (شجاع آباد)

/Darsequran1 /DarsequranLive /DarsequranDaily /Darsequran

http://www.darsequran.com

مرتب کردہ: ام حسن

سابقہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے رواں سال بھی رمضان المبارک میں پاکستان اور دنیا کے کئی ممالک سے 50 سے زائد ممتاز اور مستند علماء کرام اسکالرز کو ایک ساتھ سوشل میڈیا کے سب سے قدیم اور سب سے ریل نیبل برانڈ درس قرآن ڈاٹ کام کے ہلال رمضان ٹرانسمیشن رات 9:30 پر دیکھنے کے لیے پیج کو وزٹ کر کے مستفید ہو۔ ایک گھنٹے کے طویل پروگرام کو سن کر عوام وخواص اپنے رمضان المبارک کو قیمتی بنائیں۔ اسی سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے علمائے کرام کے شارٹ کلپس بھی فیس بک پیج، یوٹیوب چینل بھی نشر کی جارہے ہیں۔ آپ بھی سنیں، اپنے احباب کے ساتھ شئیر کریں تاکہ رمضان میں درس و تعلیم کے سلسلے سے جڑے رہے۔ ان ہی میں سے چند اکابرین کے قیمتی جواہرات کو آپکے سامنے پیش کررہی ہوں تاکہ پڑھ کر اس علم سے آپ بھی منور ہو۔

عبادت کا مقصد و فلسفہ اور رمضان

(مولانا زبیر احمد صدیقی)

اللہ تعالی نے رمضان کا بطور خاص تذکرہ فرمایا اور وہ تذکرہ دو طرح میں فرمایا۔ ایک یہ کہ رمضان نزول قران کا مہینہ ہے اور دوسرا یہ روزوں کا مہینہ ہے۔ اب ہم آتے ہیں رمضان کی ایک نسبت قرآن سے ہے اور رمضان کی دوسری نسبت روزے کے ساتھ ہے۔ تو قرآن کریم بھی تہذیبِ اخلاق انسانی کی سب سے بڑی موثر ترین کتاب ہے جس نے انسان کو تہذیب نفس کا پیغام دیا۔

"خواتین رمضان کے مبارک لمحات کو کیسے قیمتی بنائیں؟" (حافظ ابراہیم نقشبندی صاحب)

ہمیں اپنے گھروں میں قرار دادِ رمضان پاس

کرنے کی ضرورت ہے۔اسکا کیا مطلب ؟ تو جب رمضان آئے سب گھر کے لوگ متوجہ ہوں کہ ہم نے اپنے دن رات کے کھانے پینے، سونے جاگنے کے جو معاملات ہیں وہ رمضان کے حساب سے منظم کرنے ہیں۔اب چونکہ اکثر اوقات خواتین کا ہولڈ نہیں ہوتا ساری مینجمنٹ میں کہی ہوتا ہے کہی نہیں ہوتا۔ لیکن پورا گھر مل کے جب آپس میں اپنے ذمہ داریوں کو طے کریں۔رمضان کو سامنے رکھ کر ترتیب بنائیں تو بہت ساری آسانیاں ہوتی ہیں۔اس کام کے لیے سب کا ایک نہج پر ہونا ضروری ہے۔خواتین ایک اصل کردار ہے 24 گھنٹے انہوں نے کرتے رہنا ہے۔وہ اس میں زیادہ رول پلے کر سکتی ہیں کہ آپس میں ذہن تیاری ہو،اپنی تیاری بھی ہو اور رمضان قرداد کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہمیں رمضان سے پہلے کام کر لینے چاہیے۔ہم رمضان میں اپنی افطاری اور سحری کو محدود کر لیں۔ہم رمضان کے وقت کو قیمتی بنانے کی کوشش کریں۔مناسب آرام ضروری ہے۔عبادات کریں، تہجد پڑھیں۔

الحمدللہ ! میں نے اپنی والدہ کو دیکھا ان کا انتقال 2003 میں ہو گیا ہے۔رمضان میں 15 قرآن مجید پڑھا کرتی تھی جب کہ حافظہ نہیں تھی۔وہ رمضان سے پہلے ہی بہت سارے کام جو رمضان کے ہوتے تھے کر لیا کرتی تھی۔ہمیں گھر میں یہ چیز ملی تو ایسی مستورات بھی ہمارے معاشرے میں ہیں ماشاءاللہ۔تمام خواتین اپنے ایسے ہی معمولات بنائیں۔

نوجوان اپنی صلاحیتوں کو امت کے لئے استعمال کریں

(مولانا محمد مظہر شاہ صاحب)

میں نوجوانوں سے کہوں گا اپنی صلاحیتوں کو اٹھا کر اپنی امت کے لیے استعمال کریں۔اللہ کو راضی کریں عبادت سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کریں اطاعت سے، اور اس مخلوق خدا کو راضی کریں خدمت سے۔اور اپنی صلاحیتوں کو جغرافیائی، علاقائی اور دیوبندیت سے بالاتر ہو کر اطاعت کے لیے وقف کریں۔ آپ ڈاکٹر ہیں، انجینیئر ہیں، سائنٹسٹ ہیں، بزنس مین ہیں، آپ عالم ہیں، محدث ہیں، جو بھی ہیں اپ اپنی صلاحیتوں کو عزم کر لیں کہ میں نے اللہ رب العزت کے بھیجے ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ کی بلکہ جو نسبت ہمیں ملی یعنی امتی محمدیہ کی نسبت کو لے کر چلیں گے۔مجھے معلوم ہے کہ اس وقت یہ وحدت کی بات مارکیٹ کا آئٹم نہیں ہے۔اس وقت کچھ اور نعرے چل رہے ہیں لیکن میں اپنے نوجوانوں سے ہاتھ جوڑ کے عرض کرونگا کہ ہم نے 100 سال تجربہ کر کے دیکھ لیا ہمیں عزت نہیں ملی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا تھا: ہم وہ قومیں جنہیں اسلام کے ذریعے عزت ملی ہے۔اگر ہم اسلام سے ہٹ کر عزت چاہیے گے تو ہمیں عزت نہیں ملے گی۔

اگر اندر کی پاکیزگی حاصل ہو جائے تو اس کا اثر باہر بھی نظر آنا چاہئے۔(مفتی عبدالرحمن مدنی)

مجھے تو کوئی ایسی عبادت نہیں معلوم جو صرف

اللہ تعالیٰ کے خوشنودی کے لیے ہو جس سے جسمانی، ذہنی، معاشرتی پاکیزگی حاصل نہ ہو۔ روزے کو ہم دیکھ لیتے ہیں۔ انسان خواہشات کا اسیر ہوتا ہے اپنی مرضی چلاتا ہے فلاں کا گھر چاہیے، اللہ نہ کرے فلاں کی بہن بیٹی پر نظر ہے یہ نفسانی خواہشات دو وجوہات سے ہیں۔ ایک شیطان کے ورغلانے سے دوسرا یہ جو بھرا ہوا پیٹ ہے۔ جب یہ بھر جاتا ہے تو پھر انسان کو دائیں بائیں کی سوجھتی ہے رمضان میں اللہ رب العزت شیطان کو بند کر دیتا ہے اور ساتھ ساتھ یہ کہ نفس کا دانہ پانی بالکل بند ہو جاتا ہے تو جب انسان خود بھوکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ تلاوت قرآن کر رہا ہے، ذکر اللہ کر رہا ہے، رات کو تراویح پڑھ رہا ہے اور اسے یہ معلوم ہے کہ میں مقدس مہینے میں ہوں جہاں نوافل کا اجر فرض کے برابر فرض کا 70 گنا۔ جنت کے اٹھوں دروازے کھلے، جہنم بند، اللہ تعالیٰ متوجہ اور اخری عشرہ آرہا ہے، طاق راتیں آرہی ہیں، لیلۃ القدر منتظر ہے، تو اس کی باطنی صفائی، اس کی ذہنی صفائی، معاشرتی طور پر اس کے اثرات تو اکیلا روزہ ہی ہے۔

روزہ کی نیّت

روزہ کی نیّت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ط

ترجمہ

میں نیت کرتا ہوں کل کے
رمضان شریف کے روزے کی

افطار کی دُعا

افطار کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ
اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

ترجمہ

اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا
اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تیرے ہی دیئے ہوئے
رزق سے افطار کیا

دُعائے تراویح

دُعائے تراویح

سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ
وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَىِّ الَّذِىْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ط
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط
اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ط

افطار کے بعد کی دُعا

افطار کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذَهَبَ الظَّمَأُ
وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ
الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے، پیاس چلی گئی
اور رگیں تر ہو گئیں اجر ان شاء اللہ ثابت ہو چکا

شبِ قدر کی دُعا

شبِ قدر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ
تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ
يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ

ترجمہ

اے اللہ! تو معاف فرمانے والا ہے۔
معافی کو پسند فرماتا ہے
لہٰذا مجھے معاف فرمادے

رمضان الکریم

عزرا خالد (کراچی)

رمضان برکتوں کا مہینہ۔۔۔۔رمضان رحمتوں کا مہینہ

اھلاو سھلارمضان المبارک

اس ماہ مبارک کی آمد کا احساس ہی کتنا خوبصورت ہے کہ اس کا آغاز ہی اللہ سبحانہ وتعالی نے امت مسلمہ کے لئے نیکی اور خیر وبرکت سے کیا ہے۔اس ماہ مبارک کی فضیلت اور برکات ایسی بے مثال اور عظیم الشان ہیں جو اس ماہ کو سالوں نہیں بلکہ صدیوں پر فوقیت دیتی نظر آتی ہیں۔

حضور اقدس ﷺ ماہ رمضان المبارک کا پوری تیاری کے ساتھ استقبال فرماتے۔رمضان المبارک میں آپ ﷺ کے شب وروز کے معمولات میں اضافہ ہو جاتا۔تہجد کا اہتمام خود بھی کرتے تھے اور دوسروں کو بھی تاکید فرماتے. مسلمانوں کے لئے یہ ماہ مبارک ابرِ رحمت کی مانند ہے اس ماہ مبارک میں بے شمار رحمتوں کا نزول ہوتا ہے جس کی وجہ سے مومنوں کے گناہ دھل جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم ماہ(رمضان) کو جو تمام خیر کا منبع ہے، خوش آمدید کہتے ہیں۔اس کے دن میں روزہ رکھتے ہیں اور اس کی رات کو قیام کرتے ہیں۔اس مہینے میں رات دن اللہ کی راہ میں انفاق کرتے ہیں''۔

حضور نبی ﷺ اس مبارک مہینے کو خوش آمدید کہہ کر اس کا استقبال فرماتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے سوالیہ انداز میں تین بار دریافت کرتے ''کون تمہارا استقبال کر رہا ہے اور تم کس کا استقبال کر رہے ہو؟''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی وحی اترنے والی ہے؟ فرمایا: نہیں۔عرض کیا: کسی دشمن سے جنگ ہونے والی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔عرض کیا: پھر کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:'بے شک اللہ تعالی ماہ رمضان کی پہلی رات ہی تمام اہلِ قبلہ کو بخش دیتا ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جیسے ہی ماہ رجب کا چاند طلوع ہوتا تو آپ ﷺ اللہ کے حضور یہ دعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِي رَجَبٍ، وَشَعْبَانَ، وَبَارِکْ لَنَا فِي رَمَضَانَ.

رمضان المبارک کا مہینہ اسلامی شعائر ادا کرنے کے لئے ہمیں وقت کی پابندی سکھاتا ہے۔اس ماہ میں کھانے پینے کے اوقات مقرر ہوتے ہیں یعنی سحر وافطار کا وقت معین ہوتا ہے۔اس طرح ایک بندہ کو وقت کی صحیح تنظیم کا موقع ملتا ہے۔

اس ماہ مبارک میں اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔اللہ اپنے بندوں کو پیش بہا تحائف سے نوازتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول للہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو ماہِ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔

1۔ ''پہلا یہ کہ جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو للہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ التفات فرماتا ہے اور جس پر اللہ کی نظر پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔''

2۔ ''دوسرا یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔''

3۔ ''تیسرا یہ کہ فرشتے ہر دن اور رات ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔''

4۔ ''چوتھا یہ کہ اللہ اپنی جنت کو حکم دیتے ہوئے کہتا ہے: میرے بندوں کے لئے تیاری کر لے اور مزین ہو جا، قریب ہے کہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔''

5۔ ''پانچواں یہ کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔''

''ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ شبِ قدر کو ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تب انہیں مزدوری دی جاتی ہے؟''

روزہ خاص اللہ کے لیے رکھا جاتا ہے اور وہی اس کا اجر عطا فرمائے گا۔روزہ رکھ کر بندہ اپنے معمول کے کام انجام دے سکتا ہے روزہ رکھ کر طلباء آسانی کے ساتھ تعلیم پر توجہ دے سکتے ہیں، تاجر تجارت کر سکتے ہیں، گھریلو خواتین معمول سے زیادہ گھریلو امور خوشی کے ساتھ انجام دیتی ہیں۔غرض روزہ رکھ کر ہر کام بخوبی احسن طریقے سے انجام دیا جا سکتا ہے۔ماہِ رمضان برکتوں والا مہینہ ہے اور اس ماہ کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مقدس کا نزول اسی پاک مہینے میں ہوا۔

رمضان کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرہ عشرہ جہنم کی آگ سے نجات کا ہے۔جب رمضان المبارک کا چاند نظر آتا تو آپ ﷺ فرماتے تھے کہ یہ چاند خیر و برکت کا ہے' یہ چاند خیر و برکت کا ہے، میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا۔

روزہ وہ عظیم فریضہ ہے جس کو رب ذوالجلال نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور قیامت کے دن رب تعالیٰ اس کا بدلہ اور اجر بغیر کسی واسطہ کے بذات خود روزہ دار کو عنایت فرمائیں گے۔اللہ نے اپنے بندوں کے لئے عبادات کے جتنے بھی طریقے بتائے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔نماز خدا کے وصال کا ذریعہ ہے۔اس میں بندہ اپنے معبودِ حقیقی سے گفتگو کرتا ہے۔روزہ بھی اللہ سے لو لگانے اور تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

اِستقبالِ رمضان الکریم کے لیے سنہری ہدایات

حکیم شاکر فاروقی

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہر مسلمان کے لیے رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی کا پیغام لے کر آتا ہے۔ یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جب ہم اپنے رب کی رضا کے لیے روزہ رکھتے ہیں، تلاوتِ قرآن کرتے ہیں، اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ رمضان المبارک کے لیے تیاری صرف کھانے پینے کی چیزوں تک محدود نہیں ہونی چاہیے، بلکہ ہمیں اپنے دل ودماغ کو بھی اس عظیم مہینے کے لیے تیار کرنا چاہیے۔

چنانچہ ہمیں چاہیے کہ ان پانچ طریقوں سے اس کی برکات سمیٹنے کی کوشش کریں جن کی ترغیب ہمارے اکابر نے یوں دی کہ ہمیں روحانی، جسمانی، مالی، سماجی اور علمی غرض ہر حیثیت سے فائدہ ہو سکتا ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

رمضان کی تیاری کا پہلا قدم نیت کی درستی ہے۔ ہر عمل کو صرف اللہ کی رضا کے لیے کریں۔ گناہوں سے توبہ کر کے اپنے دل کو پاک کریں اور استغفار کی کثرت سے اللہ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کریں۔

جسمانی تیاری کے حوالے سے رمضان سے پہلے اپنی صحت کا جائزہ لیں اور ضروری طبّی مشورے حاصل کریں۔ کھانے پینے میں اعتدال برتیں تاکہ روزے کے لیے جسم تیار ہو سکے۔ نبی کریم ﷺ تو شعبان المعظم ہی میں کثرت سے روزے رکھنا شروع کر دیتے تھے تاکہ رمضان المبارک میں طبیعت پر گراں نہ گزرے۔ اسی طرح نیند کا مناسب نظم وضبط بھی ضروری ہے تاکہ سحری کے لیے آسانی سے اٹھا جا سکے۔ نیز استقبالِ رمضان کا تقاضا ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر ہلکی پھلکی ورزش سے جسم کو چست وتوانا رکھیں۔ یاد رہے کہ نماز بہترین ورزش ہے۔ اسی لیے اولیاء کرام لمبی لمبی نمازوں کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

مالی تیاری کے لیے رمضان سے پہلے زکوٰۃ کا حساب لگا کر اسے ادا کر دیں۔ غریبوں اور مساکین کی مدد کے لیے صدقات وخیرات کی عادت ڈالیں۔ ضرورت مندوں کی فہرست تیار کریں اور ان کی مدد کا اہتمام کریں۔ اگر آپ پر قرض ہے تو رمضان سے پہلے اسے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ رمضان میں اضافی اخراجات کے لیے پہلے سے بچت کا اہتمام کریں۔ یاد رہے کہ اسلام کا حکم "اعتدال اور میانہ روی" کا ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں: "کھاؤ، پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔" کیوں کہ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی کہلاتے ہیں۔ کچھ لوگ رمضان المبارک کو شاپنگ کا مہینہ سمجھتے ہوئے دن کا معتد بہ حصہ مارکیٹ اور بازاروں میں ہی خرچ کر دیتے

ہیں، اس سے احتیاط ضروری ہے۔

سماجی تیاری کے حوالے سے رمضان المبارک شروع ہونے سے پہلے ہی رشتہ داروں سے تعلقات کو بہتر بنا لیں۔ لوگوں کو معاف کرنے، اسی طرح اپنی غلطیوں کی معافی مانگنے کا رویہ اپنائیں اور دل میں کسی کے بارے میں بغیر یا کینہ نہ رکھیں۔ معاشرے کے لیے خدمت کے کاموں میں حصہ لیں۔ رمضان المبارک میں اعتدال کے ساتھ دعوتوں کا اہتمام کریں یا مستحقین کو افطار کروانے کا شیڈول بنائیں۔ اسی طرح اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ جھوٹ، بے ایمانی، رشوت، سود یا اس طرح کے دیگر اخلاقی رذائل سے دور رہیں۔ تاکہ آئندہ مہینوں میں بھی ان سے بچنا آسان رہے۔ کیوں کہ رمضان المبارک کی حیثیت ایک تربیتی مہینے کی سی ہے۔ جو اس میں تربیت مکمل کرلے گا، اس کے لیے بقیہ ایام میں بھی بچنا آسان ہو گا۔

روحانی عبادات کے لیے رمضان المبارک میں قرآن پاک کی تلاوت کا خصوصی اہتمام کریں۔ نوافل کی کثرت سے اللہ کا قرب حاصل کریں۔ کوشش کریں کہ تہجد کی نماز قضا نہ ہو، اسی طرح اِشراق، چاشت، اوابین اور فرائض کے ساتھ پڑھے جانے والے نوافل پڑھنے کی عادت بھی اختیار کریں۔ نیز دن رات ذکر واذکار کی عادت ڈالیں۔ کوشش کریں کہ ایک ہفتے میں ایک قرآن مجید ختم کریں، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم پورے مہینے میں ایک عدد قرآن مجید ضرور مکمل کریں۔ اسی طرح تراویح مکمل پڑھنے اور ان میں پورا قرآن مجید سننے کا اہتمام لازمی کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ممکن ہے ہم قرآن مجید کو اچھی طرح سے تجوید کے ساتھ نہ پڑھ سکیں تو ایک حافظ قرآن ضرور اچھی طرح پڑھے گا جسے سننے پر ہمیں پورا پورا ثواب ملے گا۔ رمضان میں اپنے لیے اور اپنے مرحوم متعلقین اور اپنے قریبی رشتہ داروں کے لیے دعا کی کثرت کریں، خاص طور پر افطاری کے وقت، کیوں کہ یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا اہتمام کریں۔ نیز شوال کی پہلی رات یعنی چاند رات کو بازاروں میں گھومنے کی بجائے مصلے پر گزاریں، کیوں کہ اس رات اللہ رب العزت رمضان المبارک میں کیے گئے اعمال کی جزا عطا فرماتے ہیں۔

یہ سارے امور خواتین بھی اچھی طرح ادا کریں۔ بعض خواتین سارا رمضان باورچی خانے میں ہی گزار دیتی ہیں۔ حالانکہ رمضان کھانے پینے کا نہیں، کھانے پینے سے رک جانے کا مہینہ ہوتا ہے۔ لہذا مردوں کو چاہیے کہ گھر کی خواتین کو کچن کی بجائے عبادت میں مشغول رکھنے کی تلقین کریں اور موقع بھی دیں۔ قسم قسم کے کھانوں کی فرمائش مت کریں تاکہ وہ بھی رمضان المبارک کی عبادات کی لذت سے مستفید ہو سکیں۔ جن خواتین کو شرعاً روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، انھیں بھی چاہیے کہ استغفار اور درود شریف کی کثرت کریں۔ صدقہ وزکوٰۃ اور حسن سلوک کے ساتھ مردوں کے شانہ بشانہ ثواب کمائیں۔

خواتین کے مسائل

دارالإفتاء الإخلاص

رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت (No-22478)

سوال: مفتی صاحب! رمضان المبارک کے روزے کس ہجری سال میں فرض ہوئے؟ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کتنے رمضان المبارک کے روزے رکھے؟

جواب: رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت ہجرت کے ڈیڑھ سال بعد 10 شعبان سن 2 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں 9 برس رمضان المبارک کے روزے رکھے۔(فتح الملهم: (باب فضل شهر رمضان، 185/5، ط: مكتبة دار العلوم كراتشي)

عورتوں کے لیے تراویح کا حکم (No-7265)

سوال: مفتی صاحب! کیا عورت کے لیے تراویح پڑھنا فرض ہے؟

جواب: مردوں کی طرح عورتوں کے لیے بھی بیس رکعات تراویح پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے، البتہ تراویح کی نماز جماعت سے پڑھنا، صرف مردوں کے حق میں سنت کفایہ ہے۔(الدر المختار: 43/2، ط: دار الفكر)

تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا، نیز خواتین تراویح میں کیا پڑھینگی؟ (No-4031)

سوال: السلام علیکم، مفتی صاحب! ایک خاتون (جو حافظہ نہیں ہیں اور گھر میں تراویح پڑھنا چاہتی ہیں) کو کسی نے مشورہ دیا ہے کہ اپنے ساتھ قرآن رکھیں اور قیام کے وقت قرآن سے دیکھ کر پڑھ لیں، پھر رکوع میں جاتے وقت رکھ دیں، اس طرح پورا قرآن تراویح میں مکمل ہو جائے گا، اس پر کسی نے کہا کہ قرآن سے دیکھ کر پڑھنے سے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، اس ضمن میں اول تو تفصیلاً دلیل کے ساتھ یہ بتائیں کہ قرآن کو دیکھ کر پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا نہیں؟ اور اگر نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر اس کا حل بھی بتائیں کہ کس طرح کوئی غیر حافظہ خاتون تراویح میں قرآن پڑھ سکتی ہیں؟

جواب: امام ابو حنیفہ کے مطابق نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، چاہے فرض نماز ہو، یا نفل یا تراویح سب کا یہی حکم ہے۔(الهداية: 62/1، ط: المكتب الاسلامی)

خواتین کو جتنی سورتیں یاد ہوں، انہیں سورتوں کو تراویح کی نماز میں پڑھیں، اگر کسی کو بیس سورتیں بھی یاد نہیں ہیں تو الم ترکیف سے الناس تک دس رکعت پڑھے اور پھر دوبارہ انہی سورتوں کے ساتھ بقیہ

دس رکعت پوری کرلے، اور اگر دس سورتیں بھی یاد نہ ہوں، تو کوئی سورت بھی پڑھ لے، نمازِ تراویح ادا ہو جائے گی۔

نیز واضح رہے کہ تنہا عورتوں کا تراویح کی جماعت کروانا، جس میں امام بھی عورت ہو، مکروہ ہے، ہاں اگر گھر میں تراویح کی جماعت ہو رہی ہو تو عورتیں پردے میں کھڑی ہو کر مردوں کی جماعت میں شریک ہو سکتی ہیں، لیکن صحت نماز کے لیے ضروری ہے کہ مرد امام عورتوں کی امامت کی نیت کرے۔(الدر المختار مع رد المحتار: باب الإمامة، 305/2،ط: زکریا)

عورتوں کے لیے بھی اعتکاف سنت ہے(No-4966)

سوال: عورت کا اعتکاف کرنا کیسا ہے؟ کیا شریعت میں عورت کیلئے اعتکاف کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: جس طرح مرد حضرات کے لئے عبادت کرنا اور ثواب حاصل کرنا ضروری ہے، تاکہ آخرت میں پریشانی نہ ہو، اور جنت حاصل کرنا آسان ہو، اسی طرح عورتوں کے لیے بھی عبادت کرنا اور ثواب حاصل کرنا لازم ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کی محبت اور اتباع میں ازواجِ مطہرات وغیرہ نے اس سنت پر عمل کیا، اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی اس سنت پر عمل کرنا چاہیے۔(صحیح البخاری: حدیث نمبر: 2026،ط: دار طوق النجاۃ)

آج کل عورتوں میں اعتکاف کرنے کا رواج کم ہو گیا ہے، یہ عورتوں میں دینداری، تقویٰ، زہد، آخرت کی طرف رغبت اور دینی مزاج نہ ہونے کی وجہ سے ہے،

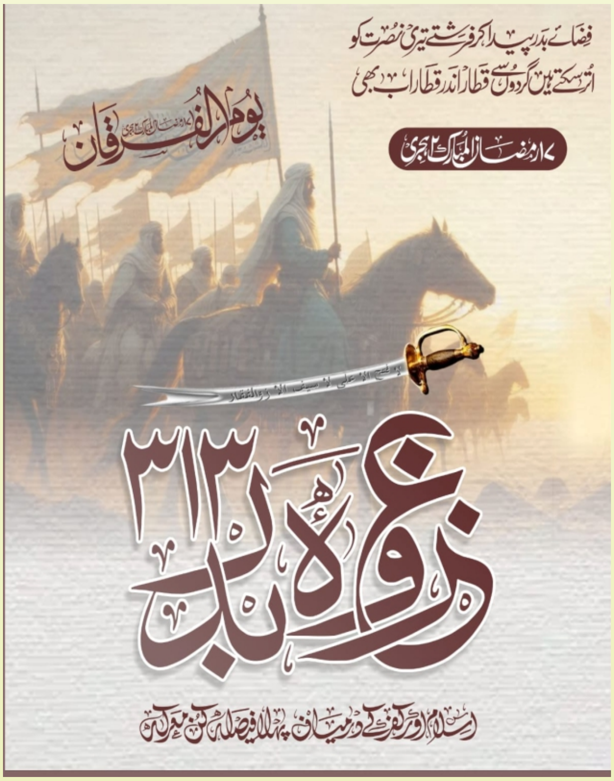

حالانکہ عورتوں کے لیے اعتکاف کرنا بہت ہی زیادہ آسان ہے، اگر گھر میں پہلے سے نماز پڑھنے کی کوئی خاص جگہ متعین ہو، تو وہاں بستر لگائے اور بیٹھ جائے، صرف بیت الخلاء کے لیے نکلے، باقی اسی جگہ بیٹھی بیٹھی گھر کا کام کاج بھی کر سکتی ہے، اور لڑکیوں کو رہنمائی بھی کر سکتی ہے، اور کام کاج کی تعلیم بھی کر سکتی ہے، اس طرح ایک تیر سے دو شکار ہو جائینگے، ان کا اعتکاف بھی ہو جائے گا، اور گھر کا کام کاج بھی ہو جائے گا، اور اعتکاف جیسی سنت عبادت سے گھر میں خیر و برکت بھی نازل ہو گی، اتنی آسانی کے باوجود عورتیں اعتکاف نہ کریں تو یہ بہت ہی بڑا نقصان ہے۔

رمضان کریم کی فضیلت خطبہ نبوی ﷺ کی روشنی میں

خولہ بنت اسماعیل، لیہ

جب بھی رمضان المبارک کا مہینہ قریب آتا ہے، تو دلوں میں خاص خوشی اور سکون کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کی آمد کی دعا آپ ﷺ نے رجب کا چاند دیکھ کر کی تھی۔ یہ مہینہ مومن کے لیے بہت بڑا انعام ہے کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خاص نظر کرم فرماتے ہیں اور ان کے گناہوں کو معاف فرماتے ہیں۔ یہ وہ خوبصورت مہینہ ہے جس کی تیاری آسمانوں پر کی جاتی ہے۔ رمضان المبارک کا چاند نظر آتے ہی جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں مزید یہ کہ شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ شعبان کی آخری تاریخ میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو جمع فرما کر خطبہ ارشاد فرمایا جس کے اہم پہلو درج ذیل ہے۔

1- صبر کا مہینہ:

آپ ﷺ نے فرمایا مفہوم ہے تمہارے اوپر ایک مہینہ ارہا ہے جو بہت ہی مبارک مہینہ ہے۔ اس کی ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں سے افضل ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض اور تراویح کو ثواب کی چیز بنایا ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔

2- اعمال کا درجہ بڑھا دینا:

اس مبارک مہینہ میں اعمال کا درجہ بڑھا دیا جاتا ہے، نفل کا اجر فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس لیے جتنا ہو سکے زیادہ سے نیکیاں کمانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہم محروم نہ رہ جائیں۔

3- خاص اعمال:

رمضان المبارک میں آپ ﷺ نے چار اعمال کو خاص طور کرنے کی تاکید کی ہے۔ یعنی کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت اور جنت کی طلب اور جہنم سے نجات کی دعا۔

4- امت محمدیہ کے لیے خاص انعام:

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ

نے فرمایا میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں خاص طور پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں دی گئ یہ کہ 1۔ان کی منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔2-دریا کی مچھلیاں ان کے لیے افطار تک دعا کرتی ہیں۔3- جنت ہر روز ان کے لیے سجائی جاتی ہے۔4- سرکش شیاطین قید کردیے جاتے ہیں

5-رمضان المبارک کی آخری رات میں روزہ داروں کے لیے مغفرت کی جاتی ہے۔

5-روزہ دار کی دعا قبول ہونا:

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے تین آدمیوں کی دعا رد نہیں جاتی ایک روزہ دار کی افطار کے وقت دوسری عادل بادشاہ اور تیسری مظلوم کی دعا۔

6۔ سحری کھانے والوں پر برکت:

اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو سحری ضرور کھایا کریں کیوں کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

رمضان المبارک وہ خاص مہینہ ہے جس میں ہماری بخشش کی جاتی ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کے بارے میں حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا اجر دوں گا۔ مختصر یہ کہ اس بابرکت مہینے کا بھرپور فایدہ اٹھائیں۔اس کے لیے ابھی سے تیاری شروع کریں تاکہ رمضان المبارک کے لمحات کو قیمتی بنایا جاسکے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک مہینے کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

قَالَ اللّٰہُ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامُ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ

حدیث قدسی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بنی نوعِ آدم کا ہر عمل اس کی اپنی ذات کے لئے ہے سوائے روزے کے کیوں کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارے اوپر فرض کئے گئے ماہ صیام کے روزے جیسے کہ فرض کئے گئے ہیں تم سے پہلے لوگوں پر شاید کہ تم متقی بن جاؤ

حدیث: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

جو لوگ ایمان واحتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل یعنی تراویح اور تہجد پڑھیں گے ان کے سب پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے

رمضان الکریم اور خواتین

حفصہ سلطان

خواتین، خصوصاً گھریلو خواتین، اس مہینے میں عبادات اور گھریلو ذمہ داریوں کے درمیان توازن قائم رکھنے کے چیلنج کا سامنا کرتی ہیں۔ اسی طرح، حاملہ اور بیمار خواتین کے لیے روزے کے شرعی احکام اور رمضان میں خواتین کے لیے مسنون دعائیں واذکار بھی اہمیت رکھتے ہیں۔

وقت کی منصوبہ بندی: سحری سے پہلے یا ظہر کے بعد قرآن کی تلاوت اور اذکار کے لیے وقت مختص کریں۔

ذکر واذکار دورانِ کام: کھانے کی تیاری اور دیگر کاموں کے دوران استغفار، درود شریف، اور دیگر اذکار پڑھیں۔

بچوں کو شامل کریں: بچوں کو نماز اور تلاوت کی ترغیب دیں تاکہ گھر میں رمضان کا روحانی ماحول قائم ہو۔

نیت کی درستگی: گھر والوں کے لیے سحری وافطاری تیار کرنا بھی عبادت ہے، اگر اسے اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے، اسے بھی روزہ رکھنے کے برابر اجر ملے گا۔" (ترمذی: 807)

اسلام میں حاملہ، دودھ پلانے والی اور بیمار خواتین کے لیے خصوصی رعایت موجود ہے۔ اگر روزہ رکھنے سے صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، وہ ایک مسکین کو کھانا کھلانے کا فدیہ دیں۔" (البقرہ: 184)

حاملہ خواتین: اگر روزہ رکھنے سے ماں یا بچے کی صحت پر اثر پڑے تو وہ بعد میں قضا کر سکتی ہیں۔

دودھ پلانے والی خواتین: اگر روزہ رکھنے سے بچے کی غذائی ضروریات متاثر ہوں تو روزہ چھوڑنا جائز ہے۔

بیمار خواتین: اگر بیماری بڑھنے یا صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو بعد میں قضا یا دائمی بیماری کی صورت میں فدیہ دینا کافی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کے لیے روزے میں رخصت دی ہے۔" (ابوداؤد:)

رمضان خواتین کے لیے نہ صرف عبادات بلکہ صبر، قربانی، اور روحانی ترقی کا مہینہ بھی ہے۔ اگر خواتین وقت کی منصوبہ بندی کریں، اپنی نیت کو درست رکھیں، اور اللہ سے قربت کے مواقع کو ضائع نہ کریں، تو یہ مہینہ ان کے لیے حقیقی برکتوں اور مغفرت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی رحمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رمضان المبارک
محبت اور برکت کا مہینہ

اہلیہ مولانا عبدالمجید

منظر:

افطار کا وقت قریب ہے۔ کچن میں خوشبو بکھری ہوئی ہے، اور فاطمہ افطاری کی تیاری میں مصروف ہے۔ عبدالمجید قرآن پاک کی تلاوت مکمل کر کے اس کے پاس آتا ہے۔

عبدالمجید: (مسکراتے ہوئے) فاطمہ، کیا میں تم سے کچھ بات کر سکتا ہوں؟

فاطمہ: (جلدی سے ہاتھ دھوتے ہوئے) جی، کیوں نہیں! کہیے؟

عبدالمجید: تم روزانہ اتنی محنت کرتی ہو، افطاری کی تیاری میں لگ جاتی ہو، لیکن کبھی سوچا کہ رمضان کی اصل برکت اور مقصد کیا ہے؟

فاطمہ: (سوچتے ہوئے) بس، یہی کہ روزہ رکھنا، افطاری کرنا، تراویح پڑھنا... یہی سب کچھ نا؟

عبدالمجید: (مسکراتے ہوئے) ہاں، مگر رمضان ان سب چیزوں کے ساتھ ساتھ دل کی پاکیزگی، صبر، تقویٰ اور اللہ سے قربت کا بھی نام ہے۔

فاطمہ: (دلچسپی لیتے ہوئے) آپ تفصیل سے بتائیں، مجھے یہ سننے میں خوشی ہو رہی ہے۔

عبدالمجید: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

(البقرہ:183)

یعنی رمضان کا اصل مقصد ہمیں اللہ کے قریب کرنا اور ہمارے اندر پرہیزگاری پیدا کرنا ہے۔

فاطمہ: (گہری سوچ میں) واقعی، ہم سارا دن بھوکے

پیاسے رہتے ہیں، مگر اگر ہمارے اعمال نہ سنوریں، تو کیا فائدہ؟

عبدالمجید: بالکل! روزہ ہمیں صبر سکھاتا ہے، دوسروں کا درد محسوس کرنے کا درس دیتا ہے اور ہمیں اپنے اندر کی کمزوریوں کو دور کرنے کا موقع دیتا ہے۔

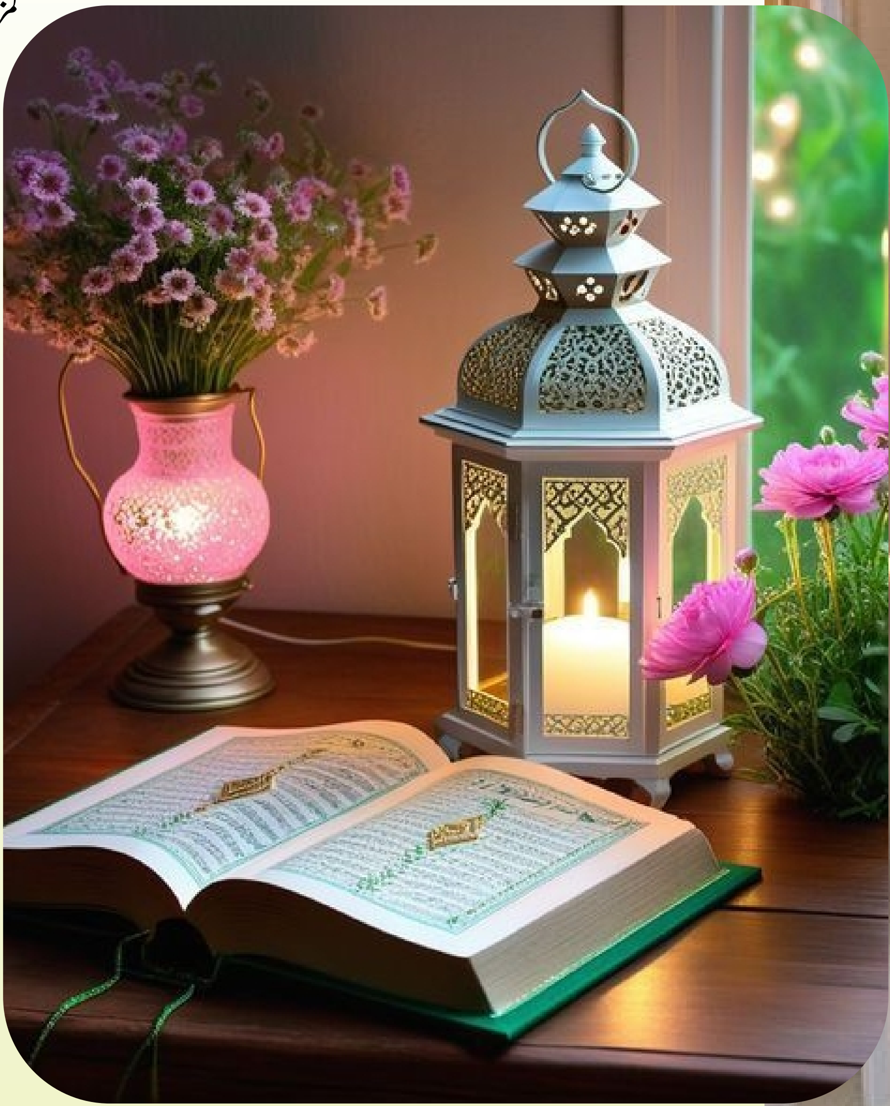

فاطمہ: (مسکراتے ہوئے) آج جب میں افطاری بنا رہی تھی، تو میں نے سوچا کہ دنیا میں کتنے لوگ ایسے ہوں گے جو سحر و افطار کے وقت کچھ کھانے کو بھی ترستے ہوں گے۔

عبدالمجید: جی ہاں! اسی لیے رمضان ہمیں سخاوت کا درس دیتا ہے۔ زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات کی اہمیت اسی مہینے میں اور بڑھ جاتی ہے، کیونکہ اللہ اس میں کئی گنا زیادہ اجر عطا کرتا ہے۔

فاطمہ: (جوش سے) اور قرآن کی تلاوت بھی! رمضان تو قرآن کا مہینہ ہے، نا؟

عبدالمجید: بالکل! رمضان میں قرآن نازل ہوا، اسی لیے ہمیں اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی چاہیے اور اس پر عمل بھی کرنا چاہیے۔

فاطمہ: (خوشی سے) میں آج سے روزانہ کچھ وقت تلاوت کے لیے نکالوں گی اور اپنی دعاؤں میں سب کو یاد رکھوں گی۔

عبدالمجید: ماشاءاللہ! یہی رمضان کی اصل برکت ہے، کہ ہم اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں، اللہ کے قریب ہوں اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کا بھی خیال رکھیں۔

(اذان کی آواز آتی ہے، دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں۔ اس لمحے میں محبت، رحمت اور برکت کی روشنی ان کے دلوں کو منور کر رہی ہوتی ہے۔)

عید کا جوڑا

سیمار ضوان

رمضان کا آخری عشرہ تھا۔ بازاروں میں رش بڑھ چکا تھا۔ رنگ برنگے کپڑوں، چمکتے جوتوں اور چوڑیوں سے سجی دکانیں بچوں کو اپنی طرف کھینچ رہی تھیں۔ 10 سالہ عائشہ بھی دکان کے باہر کھڑی، شیشے کے پیچھے رکھے گلابی جوڑے کو بڑی حسرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک خواب تھا— یہ جوڑا پہن کر عید کے دن سب سے پیاری لگنے کا خواب۔

لیکن پھر اس نے اپنی ماں کو یاد کیا۔ ماں جو دن بھر دوسروں کے گھروں میں کام کرتی اور رات کو سلائی مشین پر بیٹھی رہتی تھی تاکہ گھر کا چولہا جلتا رہے۔ پچھلے سال بھی عائشہ کا عید کا جوڑا پرانے کپڑوں سے بنایا گیا تھا، اور اس بار بھی وہ جانتی تھی کہ نیا جوڑا لینا شاید ممکن نہ ہو۔

افطار کے بعد عائشہ نے آہستہ سے ماں سے پوچھا:

"امی! کیا اس بار میرے لیے بھی نیا جوڑا آئے گا؟"

ماں نے اس کی آنکھوں میں جھانکا، مسکرائی اور کہا:

"دعا کرو بیٹا، اللہ سب کے نصیب میں خوشیاں لکھے۔"

رمضان کے آخری دن آ گئے، لیکن عائشہ کا خواب ابھی بھی ادھورا تھا۔ پھر ایک رات، جب سب سو رہے تھے، ماں نے اپنا پرانا دوپٹہ لیا، اسے دھویا، استری کی، اور اپنی سلائی مشین پر بیٹھ گئی۔ گلابی کپڑے کا بندھن تو نہ تھا، لیکن ماں کے ہاتھوں کا پیار ہر ٹانکے میں بھر گیا۔

صبح فجر کے وقت جب عائشہ جاگی تو اس کے تکیے کے پاس ایک خوبصورت جوڑا رکھا تھا۔ پرانا ضرور تھا، مگر اس پر ماں کے ہاتھوں کی محنت اور محبت کا رنگ تھا۔

عید کے دن عائشہ جب یہ جوڑا پہن کر باہر نکلی تو سب بچوں کے نئے کپڑوں سے زیادہ، اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ دوستوں نے پوچھا:

"عائشہ، یہ جوڑا کہاں سے لیا؟"

عائشہ نے مسکرا کر کہا:

"یہ میری امی نے بنایا ہے، پیار سے۔"

یہ سن کر سب کے دل بھر آئے۔ تب عائشہ نے سب بچوں سے کہا:

"عید نئے کپڑوں کا نام نہیں، عید خوشیاں بانٹنے کا نام ہے۔ اگر ہم سب اپنے پرانے مگر صاف ستھرے کپڑے کسی ایسے بچے کو دے دیں جس کے پاس کچھ نہیں، تو اس کی عید بھی خوبصورت ہو جائے گی۔"

بچے بھاگ کر اپنے گھروں کو گئے اور اپنے کپڑوں کے ڈھیر میں سے بہترین کپڑے نکال لائے۔ پھر سب مل کر قریبی بستی میں ان بچوں کو دینے گئے جن کے پاس عید منانے کے لیے کچھ نہ تھا۔ اس دن عید کا اصل مطلب سب بچوں نے سیکھ لیا—

وظائف کارنر

زینب نعیم

غنی اور بے نیاز کرنے والا وظیفہ

حضرت مولانا محمد یونس پالنپوری صاحب اپنے ایک بیان کلپ میں فرماتے ہیں بلکہ ایک قیمتی وظیفہ ہدیہ کرتے ہیں جو انہوں نے اپنی کتاب "بکھرے موتی" کی جلد نمبر 3 میں تفصیلاً لکھا بھی ہے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ ہدیہ یعنی وظیفہ کسی حدیث میں تو نہیں ہے لیکن سلف صالحین کا تجربہ رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ وظیفہ جمعرات کی رات سے لیکر جمعرات کے سورج غروب ہونے تک کر سکتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ آج کل لوگ روزی کے معاملے میں پریشان بہت ہیں تو یہ وظیفہ ایسے خواتین و حضرات کے لیے کسی خزانے سے کم نہیں۔

اول و آخر 11 مرتبہ درود ابراہیمی اور درمیان میں 1111 مرتبہ یَا مُغْنِيُ پڑھ لیجئے۔

پھر دیکھئے اللہ کریم کیسے روزی کے دروازے کھولتے ہیں اور ظاہری و باطنی غناء عطاء فرماتے ہیں ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ. نوٹ: یاد رکھئیے کہ مذکورہ وظیفہ کا تعلق جمعرات کی رات جمعرات کے دن سے ہے۔ آج جمعرات کی رات شروع ہوگئی اور کل سورج غروب ہونے تک اس وظیفہ کو پڑھا جاسکتا ہے۔

اقوالِ عمرؓ

انتخاب عتیقہ ریاض۔ کراچی

۱۔ ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

۲۔ عدل مظلوم کی جنت اور ظالم کی جہنم ہے۔

۳۔ ہر چیز کا ایک حُسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ اسے جلدی کر لیا جائے۔

۴۔ جو شخص اپنا راز چھپاتا ہے وہ اپنا اختیار اپنے پاس رکھتا ہے۔

۵۔ کسی مسلمان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ تلاش رزق میں بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے خدا مجھ کو رزق دے۔ کیونکہ تم کو معلوم ہے کہ آسمان سے چاندی اور سونا نہیں برستا۔

۶۔ مقدمات کا جلد تصفیہ کرنا چاہئے تاکہ دعویٰ کرنے والا دیر کے سبب سے کہیں اپنے دعویٰ سے مجبوراً دستبردار نہ ہو جائے۔

۷۔ نیکی کے عوض نیکی حق ادائیگی ہے اور بدی کے عوض نیکی احسان ہے۔

۸۔ جو آدمی اپنے کو عالم کہے وہ جاہل ہے اور جو اپنے آپ کو جنتی بتائے وہ جہنمی ہے۔

۹۔ قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کے کام کل پر نہ رکھے جائیں۔

۱۰۔ ایمان کے بعد بڑی نعمت نیک عورت ہے۔

پکوان

عائشہ نعیم

بار بی کیو چکن رول

اجزاء: چکن بریسٹ 200 گرام، میدہ ڈیڑھ پیالی، نمک حسب ذائقہ، ادرک لہسن پسا ہوا ایک چائے کا چمچ، انڈے دو عدد، دودھ آدھی پیالی، مشرومز چار سے چھ عدد، زیتون چار سے چھ عدد، پسی ہوئی لال مرچ ایک چائے کا چمچ، تازہ لال مرچ دو سے تین عدد، کوکنگ آئل حسب ضرورت۔

ترکیب: چکن بریسٹ کو صاف دھو لیں اور اسے نمک، ادرک لہسن اور لال مرچ لگا کر رکھ دیں۔ پندرہ سے بیس منٹ بعد اسے چکن تکے کی طرح کوئلوں پر یا گرل پین میں سینک لیں۔ پھر چکن کی چھوٹی بوٹیاں کر لیں اور اس میں کٹے ہوئے مشرومز، زیتون، نمک اور باریک کٹی ہوئی تازہ لال مرچیں ملا لیں۔ انڈوں کو پھینٹ کر اس میں دودھ شامل کریں اور تھوڑا تھوڑا کر کے میدہ ملا لیں۔ پکوڑوں سے پتلا آمیزہ بنانے کیلئے تھوڑا سا ٹھنڈا پانی ملا لیں۔ نان اسٹک پین میں کوکنگ آئل لگائیں اور آدھی پیالی آمیزہ ڈال کر پین کیک (ایک طرف سے ایک سے دو منٹ پکا کر چولہے سے اتار لیں) اسی طرح سے تمام پین کیک تیار کر لیں۔ ہر پین کیک کی پکی ہوئی طرف چکن کا مکسچر رکھ کر رول کر لیں، کناروں پر گیلا کر کے چپکا لیں۔ پھر ان رولز کو کوکنگ آئل میں سنہری فرائی کر لیں۔

چائنیز پکوڑے

اجزاء: میدہ ایک پیالی، کارن فلار آدھی پیالی، نمک حسب ذائقہ، انڈا ایک عدد، سفید مرچ پسی ہوئی آدھا چائے کا چمچ، کالی مرچ پسی ہوئی آدھا چائے کا چمچ، کوکنگ آئل حسبِ ضرورت۔

پکوڑوں کے اجزاء کی تیاری: پھول گوبھی کے پھول علیحدہ کر کے صاف دھو کر رکھ لیں۔ شملہ مرچ، پیاز، آلو اور ٹماٹر (بیج نکال کر) کے چھوٹے ٹکڑے کر کے ملا کر رکھ لیں۔ چکن کی چوکور بوٹیوں کو نمک، ادرک لہسن، کٹی ہوئی لال مرچ، سرکہ اور سویا ساس لگا کر رکھ لیں۔

ترکیب: حسب پسند اجزا کو میدے کے تیار کئے ہوئے آمیزے میں ملا لیں اور چمچ کی مدد سے کوکنگ آئل میں سنہری فرائی کر لیں۔